REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۳۱ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تاحال دردِ نقرس کی وجہ سے ناساز ہے ۔ دریافت کرنے پر فرمایا ۔ پاؤں میں درد ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمادیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دیگر افراد خاندان بفضلہٖ خیریت سے ہیں ۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

باہمی اتحاد اور تعاون سے ہم اپنی تمام مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں

زعمائے صوبہ مسلم لیگ کے اجتماع میں عزت مآب سردار عبدالرب نشتر کی تقریر

الفضل کے سٹاف رپورٹر سے

لاہور ۳ اگست ۔ آج مغربی پنجاب کی صوبہ مسلم لیگ کی طرف سے پہلے پاکستانی گورنر کی تشریف آوری کی خوشی میں وسیع پیمانے پر غربا کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا ۔ منٹو پارک میں اس تقریب کا افتتاح کرتے ہوئے مغربی پنجاب کے گورنر عزت مآب سردار عبدالرب نشتر نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں فرمایا ۔ ہماری صوبائی مشکلات خواہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں اور وہ بھی کتنی ہی پیچیدہ اور دقت طلب کیوں نہ نظر آئیں ۔ مایوس ہونے اور جی چھوڑ بیٹھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔ وہ خدا جس نے انتہائی مخالف حالات میں پاکستان کا حصول ممکن بنایا ۔ اور پھر گذشتہ دو سال میں اسے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے کر مخالفوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ۔ وہ آج بھی ہماری کوششوں میں مزید برکت ڈالے گا ۔ بشرطیکہ ہم نیک نیتی اور اتفاق سے یکے عزم اور ارادے کے ساتھ اس انتشار کو دور کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں ۔ کہ جو اس صوبے میں ہمارے درمیان بعض حالات کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے ۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ اس بات پر میرا پختہ ایمان ہے ۔ کہ جو خرابی آج ہمیں نظر آتی ہے ۔ وہ محض انفرادی ہے ۔ مجموعی طور پر قومی کردار سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ہم آج بھی فطرت صحیحہ کے مالک ہیں ۔ اور ہمارا قومی کردار پہلے کی طرح آج بھی بلند ہے ۔ گذشتہ دو سال میں ہم نے جو حیرت انگیز ترقی کی ہے ۔ وہ اس پر گواہ ہے ۔ اس قومی کردار کی مدد سے ہم یقیناً اپنے صوبائی مسائل کو آج خود حل کر سکتے ہیں ۔ صرف باہمی اتفاق اور تعاون کی ضرورت ہے ۔ چنانچہ میں نے یہ بوجھ آپ لوگوں کے تعاون کے بھروسہ پر ہی اٹھایا ہے ۔ اور مجھے خدا کی ذات سے امید ہے کہ وہ آپ لوگوں کے تعاون سے ہی مشکلات پر قابو پانے کی توفیق عطا فرمائیگا ۔ آپ نے مزید کہا ۔ یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہیئے ۔ کہ جو قوم مشکلات سے گھبرا جاتی ہے ۔ وہ کبھی ترقی نہیں کرتی ۔ ترقی انہی کے لئے مقدر ہے کہ جو مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں ۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مشکلات جب بہت زیادہ ہو جاتی ہیں ۔ تو ان میں از خود آسانی کی صورت [illegible] کی شدت بذات خود اس بات کی دلیل نہیں ہوتی [illegible] لاینحل ہیں ۔ مقابلے کی قوت اور عزم موجود ہونا چاہیئے ۔

عام انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ میری خواہش ہے کہ عام انتخابات جلد سے جلد [illegible] ہوں ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ کسی ایک شخص کا وجود خواہ وہ کتنا ہی ہر دلعزیز کیوں نہ ہو تا دیر ایک نمائندہ اسمبلی کی بجائے کام نہیں دے سکتا ۔ لیکن ہمیں مستقبل پر سرسوں جمانے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہیئے ۔ اس میں بہرحال کچھ وقت لگے گا ۔ میری کوشش یہ ہے ۔ کہ اس وقفے کو کم سے کم کر دیا جائے ۔ اسی لئے کل مغربی پنجاب میں آتے ہی میں نے عام انتخابات سے متعلق تمام افسران کی ایک میٹنگ طلب کی جس میں ان کی کارگذاریوں کا جائزہ لینے کے بعد انہیں ہدایت کی ہے ۔ کہ وہ اس کام کو کم سے کم عرصہ میں سرانجام دینے کی کوشش کریں ۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

پاکستانی بحری بیڑے کا علمبردار جہاز "جہلم" اسکندریہ سے کراچی روانہ ہو گیا

کراچی ۳ اگست ۔ پاکستانی بحری بیڑے کا علمبردار جہاز "جہلم" پورٹ سعید اور اسکندریہ میں تین دن مقیم رہنے کے بعد آج مصری سمندر سے کراچی روانہ ہو گیا ۔ دونوں بندرگاہوں میں پاکستانی جہاز کے اس خیر سگالی کے دورے پر وہاں کے عوام اور حکام نے نہایت درجہ خوشی کا اظہار کیا ۔ چنانچہ مصری اخبارات میں اسکی آمد کی خبر نہایت نمایاں طور پر شائع ہوئی ۔ اور اکثر اخبارات نے نہایت اچھے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ اسکی آمد دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار اور دوستانہ تعلقات میں مزید استواری کا موجب ثابت ہوگی ۔ کل پاکستانی سفیر مقیم مصر نے اسکی آمد پر ایک وسیع دعوت کا انتظام کیا جس میں بیرونی ممالک کے نمائندوں حکومت مصر کے اعلیٰ سول اور فوجی حکام اور معزز شہریوں نے شرکت کی ۔ مصری بحری افسر جہاز پر بھی تشریف لائے ۔ نیز جہاز کے عملے نے بھی مصر کے بحری کالج کا معائنہ کیا ۔

وزارتِ خزانہ کا چارج عارضی طور پر چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو دیدیا گیا

کراچی ۳ اگست ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ امور خارجہ کے وزیر آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے پاس عارضی طور پر خزانہ اور امور اقتصادیات کے محکموں کا چارج بھی رہے گا ۔ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کی غیر حاضری میں ان محکموں کا چارج سابق وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر کے پاس تھا ۔ سردار بہادر خاں کو جو وزارت امور خارجہ میں نائب وزیر ہیں ۔ عارضی طور پر مواصلات کا انچارج مقرر کیا گیا ہے ۔

تیسرے درجے کی گاڑیوں کا نیا ڈیزائن مکمل ہو گیا

کراچی ۳ اگست ۔ ریل گاڑیوں کے تیسرے درجے کے ڈبوں کا نیا ڈیزائن تیار کر لیا گیا ہے ۔ اس کے مطابق اب جو نئے ڈبے تیار کئے جائیں گے ۔ وہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ آرام دہ ہوں گے ۔ ان میں بجلی کے پنکھوں کے علاوہ بعض اور سہولتیں بھی مہیا کی جائیں گی ۔ انٹر کلاس ختم کر دینے کے فیصلے کا بھی عنقریب اعلان کر دیا جائے گا ۔ نیز معلوم ہوا ہے ۔ کہ وزارتِ مواصلات نے ملکی گاڑیاں بنانے کے طریقوں کا مطالعہ کرنے کے لئے دو ریلوے انجینئر برطانیہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

لندن ۳ اگست برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ ۱۵ اگست کو یوم آزادی کے سلسلے میں وسیع پیمانے پر ایک محفل استقبال منعقد کرنے کا انتظام کر رہے ہیں ۔

اسلامی ممالک کی پہلی صنعتی اور تجارتی نمائش

کراچی ۳ اگست معلوم ہوا ہے ۔ کہ الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان اسلامی ممالک کی پہلی صنعتی تجارتی اور زرعی نمائش کا افتتاح کریں گے ۔ جو یکم ۱۵ نومبر کو منعقد ہو رہی ہے ۔ نیز اسلامی ممالک کے اقتصادی مسائل کو ترقی دینے اور عوام کا معیار بلند کرنے کے مسائل پر بحث کرنے کے لئے ایک خاص اجلاس منعقد کیا جائیگا جسکی صدارت آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان فرمائیں گے ۔

کراچی ۳ اگست معلوم ہوا ہے ۔ کہ مسجد عباسیہ بہاولپور کے خطیب عبدالحق علی ہاشمی کو سعودی عرب کی حکومت نے مسجد حرام میں استاد مقرر کیا ہے ۔

حسابات کا تبادلہ مکمل ہو گیا

لاہور ۳ اگست ۔ مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین جو مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب اور مغربی پنجاب سے مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں ۔ کی تنخواہ اور پراویڈنٹ فنڈ کی بقایا رقوم کے حسابات کا تبادلہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے مابین ہو چکا ہے ۔ لہذا متعلقہ اشخاص کو چاہیئے ۔ کہ اپنے دعاوی ڈپٹی سیکرٹری ریونیو ڈیپارٹمنٹ لاہور کے پاس فی الفور روانہ کر دیں ۔ ۳۰ اگست ۱۹۴۹ء کے بعد پہنچنے والی درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی ۔ واضح رہے کہ متذکرہ اشخاص کی سیکورٹیوں وغیرہ کے سلسلہ میں کارروائی بعد میں کی جائیگی ۔

بین المملکتی کانفرنس آج شروع ہو رہی ہے

نئی دہلی ۳ اگست ۔ کل یہاں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی بین المملکتی کانفرنس شروع ہو رہی ہے ۔ جس میں دریاؤں کے پانی کی تقسیم اور نہری [illegible] کے معاملہ پر غور کیا جائیگا ۔ پاکستانی وفد کی قیادت آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ وزیر خارجہ پاکستان فرمائیں گے ۔

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔
ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقدیر

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔ اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اسکو ٹلا دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی شان کے خلاف ہے۔ وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرائے میں اسکو پہونچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈالدیتا ہے۔

قضائے معلق اور مبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم سے ملتا ہے۔ یہ الفاظ گو نہیں مثلاً قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ ادعونی استجب لکم "دعا مانگو میں قبول کرونگا"۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے۔ اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے۔ اور ہزار کیا کل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا کل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خبر ہو نہ ہو۔ مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزارہا درد مندوں کی دعا کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں۔ کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ امر ضروری نہیں۔ کہ ہم اس کی تہ تک پہونچنے اور اس کی کنہ اور کیفیت معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ جبکہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ ایک شے ہونے والی ہے۔ اس لئے ہم کو جھگڑے اور مباحثے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ نے انسان کے قضاء و قدر کو مشروط بھی کر رکھا ہے۔ جو توبہ خشوع خضوع سے ٹل سکتی ہیں۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہونچتی ہے۔ تو وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے۔ جو اسے بیدار کرتا۔ اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے۔ اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربے کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں۔ اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالےٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے۔ اور ربی ربی کہہ کر اسکو پکارتا۔ اور دعائیں مانگتا ہے۔ تو رویائے صالحہ یا الہام صحیحہ کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہونچے گی تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے۔ جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے۔ اور کروڑہا صلحا اور اتقیا اور اولیا اللہ کے ذاتی تجربے اس پر گواہ ہیں"۔

(الحکم ۱۲ مئی ۱۸۹۹ء)

خدا کے بندے

(از محمد شفیع صاحب اشرف جامعہ احمدیہ احمد نگر)

خدا کے بندے خدا کی رہ میں ہر اک مصیبت سہارتے ہیں
نثار کرتے ہیں مال و دولت بھی جاں کی بازی بھی ہارتے ہیں

وہ شیر نر ہیں مگر ہمیشہ خدا کے در پہ ہیں سر جھکائے
جو دن کو ہیں وہ خموش رہتے تو رات رو رو گذارتے ہیں

کبھی تو مٹ کر کبھی ابھر کر وہ اہل فکر و نظر کی خاطر
ازل کے ہاتھ میں جو ہیں مخفی نقوش ان کو ابھارتے ہیں

خطر پسندی ہیں دل ہیں ایسے کہ جن سے انسان کی لاج رکھ لیں
اٹھا سکے نہ جسے زمانہ وہ بار ایسا سہارتے ہیں

وہ اک قدم بھی اگر چلیں تو سمٹ کے آ جائیں منزلیں خود
وہ وہ نہیں ہیں جو ہاتھ گھٹنوں پہ ہائے وائے پکارتے ہیں

عمیق ایسی نظر کہ جس سے زمیں کے دل کے بھی راز جانیں
بلند ایسا خیال ان کا فلک کے تارے اتارتے ہیں

عمل سے ان کو لگاؤ ایسا کہ جان جائے پہ جی نہ چھوٹے
انہیں تعلق نہیں ہے ان سے جو بیٹھے شیخی بگھارتے ہیں

جو غیر ہوں تو وہ لاکھ طوفاں جو اپنے ہوں تو وہ لاکھ دریا
وہ جوش بھی ہیں سکون بھی ہیں بگاڑتے ہیں سدھارتے ہیں

نہ جانتا ہو کوئی بھی ان کو مگر وہ خونِ جگر سے اشرف
جو رنگ پھیکے پڑے ہوئے ہیں چمن میں انکو نکھارتے ہیں

دفعہ ۱۹۲ کے نفاذ میں ہمارے لئے ایک بڑا انعام مضمر تھا

سردار عبد الرب نشتر کی تقریر۔ بقیہ صفحہ ۱

مغربی پنجاب میں نمائندہ اسمبلی ٹوٹنے کی نوبت آنے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ آپ لوگ ایک عرصہ کے لئے اپنے حق سے محروم ہو گئے۔ لیکن اس محرومی کے پس منظر میں آپ کے لئے ایک انعام مضمر تھا۔ اور وہ یہ کہ پاکستان بھر میں سب سے پہلے آپ کا ہی یہ حق تسلیم کیا گیا۔ کہ نئے انتخابات میں ہر بالغ رائے دے سکے گا۔ باقی صوبوں میں جو مجالس قانون ساز ہیں۔ وہ آٹھ نو فیصدی آبادی کی ہی نمائندگی کرتی ہیں۔ لیکن آپ کی اسمبلی حقیقی معنوں میں نمائندہ اسمبلی ہوگی۔ جس کے قیام میں اولیت کا شرف آپ لوگوں کو ہی ملے گا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے اختلافات مٹا کر اپنے جملہ وسائل کو مجتمع کرنے کی پرزور اپیل کی۔

اس سے قبل میاں عبد الباری صدر صوبہ مسلم لیگ نے مسلم لیگ اور مغربی پنجاب کے مسلمانوں کی طرف سے نئے گورنر کو خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کو مبارکباد پیش کی کہ آپ نے مرکز کے پرسکون ماحول کو خیرباد کہہ کر ہماری خاطر مغربی پنجاب کی تلاطم خیز فضا میں آنا گوارا کیا۔ اور اس طرح انتہائی قربانی و ایثار کا مظاہرہ فرمایا۔

تقسیم طعام

تقریر سے فارغ ہو کر ہز ایکسی لنسی میاں عبد الباری کی معیت میں اس پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں غربا کو کھانا کھلانے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ آپ کے پہونچنے پر فضا نعرہ ہائے تکبیر اور پاکستانی گورنر زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ آپ نے دیگ سے پلاؤ کی ایک طشتری بھری اور خود تشریف لے جا کر ایک دو غریبوں کے سامنے دستر خوان پر رکھ دیا جس کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ اور اس طرح تقسیم طعام کی افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد کھانا تقسیم ہونا شروع ہوا۔ اور شام تک آٹھ ہزار غربا کو کھانا کھلایا گیا۔

بقیہ صفحہ ۳

پس پشت ڈال دیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باوجود انتہائی کمزوریوں کے برطانیہ اس عظیم آزمائش سے صحیح و سلامت بچکر نکل آیا۔ برطانیہ کی حکومت کا بنیادی اصول ہی پارٹی پالیٹکس ہے۔ جب یہ قوم دیکھتی ہے کہ حالات ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ سب کی متحدہ قوت کی ضرورت ہے۔ تو وہ اپنی پارٹی پالیٹکس کو بالائے طاق رکھ دیتی ہے۔ اور یک جان دیگر دل ہو کر پیش آمدہ مہم کو سر کرنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ اور تقریباً ہمیشہ ہی کامیاب ہوتی ہے۔ بے شک برطانیہ والے کافر لادین ہی سہی لیکن ان میں یہ خوبی ضرور ہے۔ جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ کتنے افسوس کی بات اور رنجدہ حقیقت ہے۔ کہ ہم جو مسلمان بنتے ہیں۔ ہم میں ایک کافر قوم جتنی بھی سیاسی یکجہتی اور اتحاد کی روح موجود نہیں۔ حالانکہ اسلام کا بنیادی اصول توحید ہے کیا یہ تعجب خیز نہیں ہے کہ بت پرست اقوام جو مختلف بتوں کو پوجتی ہیں۔ وہ تو اپنے وطن کے لئے اتحاد کر لیتی ہیں۔ لیکن ہم توحید پرست کہلا کر ان کے برابر بھی اتحاد نہیں کر سکتے۔ اور محض ذرا ذرا سے اختلاف پر ایک دوسرے کو گرانے پر تل جاتے ہیں۔ اور اتنا سوچتے ہی نہیں کہ اس طرح ہم اپنی متحدہ قوت کو نہ صرف ضائع کر رہے ہیں۔ بلکہ اسکو اپنے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ جس گھرانے کے افراد ایک دوسرے کے خلاف مصروف جنگ ہوں۔ اس کے اجڑنے میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے۔ وہ آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں۔

روزنامہ ــــ الفضل ــــ لاہور

۱۴ اگست ۱۹۴۹ء

ملک ابھی ابتدائی دور میں ہے

ہز ایکسی لنسی سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب نے اپنی پہلی نشریہ تقریر میں مغربی پنجاب کی ابتری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"موجودہ حالات کے پیدا ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔ لیکن ایک اہم اور بنیادی وجہ ایسی ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ خاص طور پر مبذول کرانا چاہتا ہوں میرا مطلب اس شدید انتشار سے ہے جو ہمیں ہر جگہ اور ہر شعبہ میں نظر آتا ہے ایک صوبہ جو قبل از تقسیم ہی فسادات کا شکار ہو چکا ہو۔ جس کو تقسیم کے بعد کے فسادات نے بہت حد تک تباہ کیا ہو۔ جس کے اقتصادی اور تعلیمی ادارے اس جزو آبادی کے چلے جانے سے درہم برہم ہو چکے ہوں جو پاک پنجاب کو تقسیم کے فوراً بعد چھوڑ کر چلا گیا۔ جسکو کشمیر کے قرب کی وجہ سے کشمیر کے جہاد آزادی سے پیدا شدہ مشکل صورت حال کا مقابلہ کرنا پڑا ہو۔ اور ان تمام مصائب پر مستزاد ایسے دشمن کے ہاتھوں ستائے ہوئے ۶۵ لاکھ کے قریب خانماں برباد مہاجرین کو اپنی آغوش میں پناہ دینی پڑی۔ جو صرف اس لئے اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور کئے گئے کہ وہ ایک خدا کو ماننے والے اور محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ ایسا صوبہ تو اس بات کا محتاج تھا کہ اس کا ہر فرد تمام اختلافات کو ترک کر کے اس قیامت خیز صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا لیکن ہوا یہ کہ ہمارے بھائی چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ گئے۔ اور باہمی نفاق اور افتراق نے ہمارا قومی شیرازہ تار تار کر دیا۔ ہر ایک دوسرے کو گرانے کے درپے ہو گیا۔ بعض نے تو دوسروں کی مصیبت کو اپنی زندگی بنانے کا موقعہ سمجھا۔ ایک گروہ ان درد دل رکھنے والے حضرات کا بھی تھا جنہوں نے اپنے بس کے مطابق حالات کو بہتر بنانے کی سعی کی۔ لیکن انہیں اس لئے خاطر خواہ کامیابی نہ ہو سکی۔ کہ جو مصیبت آن پڑی تھی وہ اس قدر ہمہ گیر شدید اور خطرناک تھی کہ اس کے مقابلے کے لئے تمام پاکستانیوں کی بالعموم اور تمام باشندگان پنجاب کی بالخصوص متفقہ اور مسلسل کوشش کی ضرورت تھی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تقسیم کے بعد جو خطرناک حالات پاکستان خاص کر مغربی پنجاب میں رونما ہو گئے تھے۔ وہ ایسے تھے کہ ہر مسلمان کہلانے والے کو خواہ وہ کسی سیاسی خیال یا کسی مذہبی عقیدہ کا پابند ہو اپنے ذاتی یا فرقہ وارانہ نظریات کو بھول کر صرف ملک وقوم کی بہبودی کی جدوجہد میں ڈٹ جانا چاہیئے تھا۔ غیر معمولی حالات میں زندہ قوموں کا یہی قاعدہ ہے۔ کہ جب ساری قوم کی ہستی خطرے میں پڑ جاتی ہو تو وہ اپنے باہمی اختلافات کو چھوڑ کر متحدہ محاذ قائم کر لیتی ہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ایک وقت میں ایک فوج کے سپاہی باہمی چپقلش میں بھی مصروف ہیں۔ اور دشمن کا بھی مقابلہ کر سکیں۔ جو فوج دشمن کے حملہ کے وقت آپس میں گتھم گتھا ہو رہی ہو۔ اس کا ہزیمت کھا جانا یقینی ہے۔ کیونکہ اس کے خلاف نہ صرف دشمن ہی کی طاقت ہوتی ہے۔ بلکہ خود ان کی اپنی طاقت بھی اسکے خلاف ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح دراصل وہ مردہ سے بھی ناکارہ ہو جاتی ہے۔ ایک مردہ اگر دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو خود اپنے خلاف بھی تو نہیں کرتا۔ لیکن ایک ایسی فوج جو اندرونی فتنہ و فساد میں منہمک ہو جائے وہ عملاً اپنی طاقت کو بھی اپنے مٹانے میں صرف کرتی ہے

ایسے نازک مواقع پر جو قوم کے افراد یا جماعتیں باہمی تنازعات کی آگ کو ہوا دیتی ہیں وہ یا تو ملک وقوم کی دشمن ہوتی ہیں۔ اور عمداً اس کی تباہی کی خواہاں ہوتی ہیں۔ اور وہ تو واقعی ملک وقوم کی پرلے درجے کی غدار ہوتی ہی ہیں۔ لیکن وہ افراد یا فریق جو دشمن سے تو نہیں ملے ہوتے اور حقیقت میں اپنے ملک وقوم کی خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ باہمی جھگڑوں میں مصروف ہو جائیں تو ان کو ہم پرلے درجہ کے نادان ہی نہیں سمجھیں گے بلکہ وہ پرلے درجہ کے غدار بھی ہوتے ہیں۔ ان کا جرم پہلی قسم کے لوگوں سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ قوم ان کی وفاداری کے فریب میں آکر ان کے سپرد بعض اہم کام کر دیتی ہے۔ جن کو وہ اپنی باہمی چپقلش سے نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ پہلی قسم کے لوگ تو اکثر اپنی کسی نہ کسی حرکت کی وجہ سے عریاں ہو جاتے ہیں۔ اور قوم ان سے محتاط ہو جاتی ہے۔ لیکن ایسے وفادار لوگ۔ جو محض اپنی نادانی کی وجہ سے ملک وقوم کو نقصان پہونچا جاتے ہیں۔ محض اعتماد کی وجہ سے اکثر زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔

بے شک تقسیم کے بعد مغربی پنجاب میں انہی افراد نے جن کو قوم نے اپنا امین بنا کر اپنا تمام کاروبار سونپ دیا۔ بڑی بڑی بدعنوانیاں کیں انہوں نے اپنی پوزیشن کا ناجائز استعمال کیا اور مستحقین کو ان کے حقوق سے محروم رکھ کر خود ان کے حقوق دبا لئے۔ یہی نہیں بلکہ بعض نے اس سے بھی زیادہ برے کام کئے۔ حرص وہوا کی موج میں بہ کر ملکی سرمایہ کو سخت نقصان پہونچایا الغرض ایسے ایسے کارنامے کئے کہ جو بے درد سے بے درد انسان ہی سے ممکن ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر جو انہوں نے کیا وہ یہ کیا کہ وہ باہم لڑنے لگے جو ان کو کسی طرح زیبا نہیں تھا۔

ملک کو مالی اور اقتصادی نقصان پہنچانا یا مستحقین کے حقوق ضبط کر لینا بے شک ایک نہایت بھیانک فعل ہے۔ لیکن شائد ملک وقوم اس کو برداشت کر لیتی۔ اور رفت گزشت کر دیتی۔ لیکن ان کی باہمی چپقلش جو دراصل ان کی حرص وہوا کا ہی نتیجہ سمجھی جائے گی۔ اس سے کہیں سینکڑوں گنا خطرناک ثابت ہوئی۔ ملک میں انتشار پھیل گیا۔ ملکی اور معاشی کاروبار میں ابتری بڑھ گئی۔ اور گاڑی چلنے سے رک گئی۔ اس انتشار کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے شائد صدیوں میں بھی اسکی تلافی نہ ہو سکے۔ اسی طرح ہمارا نوزائیدہ ملک صدیوں پیچھے جا پڑا۔ اور ہمارا حال غالب کے مندرجہ ذیل شعر کا مصداق ہو گیا۔

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیانہ کے
اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

یہ تو مصیبت کا ایک پہلو ہے جو گورنر کی تقریر میں واضح کیا گیا ہے۔ یعنی "ہمارے بھائی چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ گئے۔ اور باہمی نفاق اور افتراق نے ہمارا قومی شیرازہ تار تار کر دیا۔ ہر ایک دوسرے کو گرانے کے درپے ہو گیا بعض نے تو دوسروں کی مصیبت کو اپنی زندگی بنانے کا موقعہ سمجھا"۔ دوسرا پہلو جو اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے یہ ہے کہ وہ لوگ جو پہلے بھی کسی نہ کسی وجہ سے مسلم لیگ کے خلاف تھے۔ ان کو موقعہ مل گیا۔ کہ وہ اس تار تار شیرازہ کی اور بھی دھجیاں بنا کر ہوا میں اڑا دیں۔ وہ عناصر جو مسلم لیگ کی طاقت اور کامیابی سے دب گئے تھے ہمارے برسر اقتدار لیڈروں کی کمزوریوں کی وجہ سے پھر سر نکال کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان حالات کو بھی جو کسی انسانی طاقت کے بس کے نہیں تھے۔ جن کے سامنے بڑے بڑے صاحبان تدبر اور دانشور بھی مجبور سمجھے جا سکتے تھے۔ ان کا ذمہ وار بھی انہی لیڈروں کو قرار دے کر عوام کو نہ صرف ان لیڈروں بلکہ خود مسلم لیگ کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ اور اس کا نتیجہ وہی ہوا۔ جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کا وہ وقار لوگوں کے دلوں سے اٹھ گیا ہے۔ جو تقسیم سے پہلے تھا۔ اور وہ ایک بے دست وپا ہو کر ایسا جسم بنکر رہ گئی ہے۔ جس کے قوے اسکو جواب دے چکے ہوں۔

گورنر کی نشریہ تقریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو صوبہ کی حالت کا پورا پورا علم ہے۔ اور وہ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ یہ حالت تبدیل ہو جائے۔ اور تمام پہلوؤں کے لحاظ سے یہ ایک مثالی صوبہ بن جائے۔ اور وہ ترقی کے امکانات جو انتشار کی وجہ سے نمایاں نہیں ہو سکے۔ نمایاں ہو جائیں اور وہ دبی ہوئی قوتیں جو اس ملک کی فطرت میں موجود ہیں متحرک ہو کر اس کی بہبودی اور ترقی کے کام میں صرف کی جا سکیں۔ ان کی یہ خواہش بڑی نیک ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ملک کے عوام وخواص پہلے نہیں تو اب ہی اپنے فرائض منصبی کو اچھی طرح سمجھ جائیں۔ کیونکہ جیسا کہ گورنر نے کہا ہے۔ مغربی پنجاب واقعی پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اگر اس صوبہ کے حالات خراب رہے۔ تو اس کا اثر تمام پاکستان پر پڑے گا۔ اور ظاہر ہے کہ جب بنیاد کھوکھلی ہو جائے تو مضبوط سے مضبوط عمارت بھی کسی بیرونی سہارے کھڑی نہیں رہ سکتی۔

جو لوگ واقعی پاکستان کا استحکام چاہتے ہیں (اور شائد ہی پاکستان کا رہنے والا اور مسلمان کہلانے والا کوئی ایسا فرد ہو گا۔ جو انسان بھی کہلائے اور اپنے ملک کے استحکام کا آرزومند بھی نہ ہو) ہمیں ایسے لوگوں سے امید ہے کہ ان کو ایک دوسرے کے خلاف کتنے بھی شکوے ہوں کتنی بھی شکایتیں ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ یکدم ان کو نظر انداز کر دیں۔ اور کندھے سے کندھا جوڑ کر ملک کو اس تباہی سے بچا لیں۔ کہ اگر بر وقت انسداد نہ کیا گیا تو یقینی ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ برطانیہ نے جنگ کے دوران میں سب پارٹی بازی کی تفریقیں مٹا کر ایک متحدہ حکومت بنائی تھی۔ اور باہمی اختلافات کو

(باقی صفحہ ۷ کالم نمبر ۳ پر)

فلسفۂ محبت

خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا آسان اور صحیح طریقہ

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۳ اگست ۱۹۴۹ء)

از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

(۴)

گیارھواں ثبوت:۔ ان لوگوں سے سوال ہے کہ آیا بے غرض اور بے فائدہ محبت ہو بھی سکتی ہے؟ اس کا جواب اگر وہ یہ دیں کہ ایک نوجوان نوبالغ جسے لذتِ جماع کی مطلق خبر نہ ہو ایک عورت کا عاشق ہو جاتا ہے اور اسے اس عورت سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان کی غلط فہمی ہے دراصل اس نوجوان کو اس عورت کے حسنِ شکل سے لذتِ حسِ بصر حاصل ہوتی ہے اور لذتِ حسِ بصر یقیناً فائدہ ہے اور اب وہ اس فائدہ کو آئندہ بھی قائم رکھنا چاہتا ہے اس لئے وہ اس عورت کو بار بار دیکھنے کے لئے اس عورت کے قرب کا طالب ہے یہی قرب ترقی کرتے کرتے اسے لذتِ حسِ لمس یعنے لذتِ بوس و کنار اور لذتِ جماع سے بھی مطلع کر دیتا ہے۔ جس کی اسے پہلے خبر نہ تھی۔ پھر یہ لذتیں اس عورت سے مزید محبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ پس دنیا میں بے غرض اور بے فائدہ محبت کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ واضح ہو کہ لذتِ حسِ بصر حواسِ خمسہ کی لذات میں سے پانچویں لذت ہے اور ان پانچ لذات کے سوا اور کوئی لذت دنیا میں نہیں دنیا میں جو محبت بھی ہوگی اس کی جڑ یہی پانچ لذتیں ہیں یعنے (۱) لذتِ حسِ بصر۔ (۲) لذتِ حسِ شامہ۔ (۳) لذتِ حسِ سمع۔ (۴) لذتِ حسِ لمس۔ (۵) لذتِ حسِ ذائقہ۔ ان پانچ لذات کے سوا اور کوئی وجہ محبت کی نہیں ہو سکتی۔ اس مضمون میں جو اکثر فائدہ کا لفظ آتا ہے اس سے میری مراد یہی پانچ لذتیں ہیں۔ اور نعمت کے لفظ سے بھی یہی پانچ لذتیں مقصود ہیں۔ ان پانچ لذات کے سوا انسان جس چیز کا بھی طالب ہوگا وہ انہی لذات کے حاصل کرنے کی نیت سے مطلوب ہوگی۔ وہ چیز خود بالذات مقصود نہ ہوگی بلکہ ان لذات کے حاصل کرنے کا ذریعہ اور سبب اور واسطہ ہوگی۔ خواہ وہ چیز روحانی ہو یا جسمانی۔ کیونکہ انسان کی اصلی اور انتہائی مراد یہی حواسِ خمسہ کی پانچ لذات ہیں۔ اور انسان کی ہستی انہی پانچ لذات سے قائم ہے۔ چنانچہ اگر کسی کو لذتِ حسِ بصر حاصل نہ ہو تو وہ انسان کامل نہیں بلکہ [illegible] انسان ہوگا۔ اور انسانیت کا ۴/۵ حصہ دار ہوگا۔ [illegible] اسے لذتِ حسِ شامہ بھی حاصل نہ ہو تو وہ اور [illegible] ناقص ہوگا۔ اور انسانیت کا ۳/۵ حصہ دار ہوگا۔

اور اگر اسے لذتِ حسِ سمع بھی حاصل نہ ہو تو وہ اور بھی زیادہ ناقص ہوگا۔ اور انسانیت کا صرف ۲/۵ حصہ دار ہوگا اور اگر اسے لذتِ حسِ لمس بھی حاصل نہ ہو تو وہ انسانیت کا ۱/۵ حصہ دار ہوگا اور اگر اسے لذتِ حسِ ذائقہ بھی حاصل نہ ہو تو وہ انسان نہیں کہلائیگا بلکہ بغیر روح کے صرف گوشت پوست اور ہڈیوں کی ایک متحرک مشین ہوگا۔

پس ثابت ہوا کہ انسان بغیر فائدہ کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور چونکہ زندہ انسان فائدہ کی بنیاد پر زندہ ہے لہٰذا سورۃ فاتحہ کے شروع میں ہی اس کی طرف سے الحمد للہ رب العالمین کہا گیا۔

بارھواں ثبوت:۔ جس شخص کا یہ مذہب ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے بے غرض تعلق کرنا چاہئے تو وہ شخص خدا تعالیٰ سے دعا بھی نہیں کرے گا۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ تاکہ اس کا رب ہونا اور مجیب ہونا ثابت ہو۔ نیز فرمایا:۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔ مومنوں کی نسبت فرمایا:۔ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ یعنے مومن غرض کی بناء پر دعا کرتا ہے۔ بے غرض دعا نہیں کرتا۔ اس آیت میں دعا کا فلسفہ بتایا گیا۔ یعنے دعا کرنے کا سبب دو ہی باتیں ہیں۔ یا تو دفع مضرت کے لئے یا جلب منفعت کے لئے۔ ان دو باتوں کے سوا دعا کرنے کی اور کوئی وجہ نہیں۔ چونکہ دکھ سے نجات پانا بھی فائدہ ہے۔ لہٰذا اس تحقیقات سے ثابت ہوا کہ دعا فائدہ حاصل کرنے کیلئے ہی ہوتی ہے۔ اور اس آیت سے اوپر کی آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ شخص خدا کو ناپسند ہے۔

تیرھواں ثبوت:۔ قرآن شریف میں ہے:۔ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ۔ اس آیت میں رب کے لفظ نے اس بات کی حقیقت کو کھول دیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کیوں کی جائے۔ رَبَّکُمْ کے لفظ سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اس لئے کی جائے کہ وہ تمہارا رب ہے یعنے تمہیں اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ رب کے معنے ہیں فائدہ پہنچانے والا۔ اگر بے غرض اور بے فائدہ عبادت کرنے کا حکم ہوتا تو اس آیت میں رَبَّکُمْ کا لفظ نہ ہوتا بلکہ خالق کا لفظ ہوتا۔ لیکن یاد رہے کہ صفت خلق بغیر صفت ربوبیت کے کام ہی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ مخلوق چیز بغیر ربوبیت کے ایک آن بھی قائم نہیں رہ سکتی۔

چودھواں ثبوت:۔ قرآن شریف میں پتھر کے بتوں کی عبادت اور محبت سے اس لئے منع فرمایا: کہ وہ نہ تو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ چنانچہ بتوں کی نسبت فرمایا:۔ لَا یَنْفَعُھُمْ وَلَا یَضُرُّھُمْ۔ اور بجائے ان کے خدا تعالیٰ کی عبادت اور خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا یہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ سکھ بھی دے سکتا ہے اور دکھ بھی دے سکتا ہے۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اور محبت فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرنی چاہئے۔ یعنے دکھ سے بچنے اور سکھ حاصل کرنے کے لئے۔

اگر یہ دو باتیں خدا تعالیٰ میں نہ ہوتیں تو اس کی عبادت کرنے اور اس سے محبت کرنے کا بھی حکم نہ ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ بھی بتوں کی طرح ایک چیز ہوتا۔ غرض اگر بے فائدہ اور بے غرض محبت ہو سکتی تو بتوں کی محبت سے منع نہ کیا جاتا۔ کیونکہ مقصود جب محض محبت کرنا ہوتا اور فائدہ سے غرض نہ ہوتی تو پھر کچھ حرج نہیں تھا خواہ کسی سے محبت کی جاتی۔ تحقیقات بالا سے ثابت ہوا کہ اصل مقصود محبت کرنا نہیں بلکہ اصل مقصود فائدہ حاصل کرنا ہے اور محبت فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور یہ محال ہے کہ فائدہ تو نہ ہو لیکن محبت ہو۔

پندرھواں ثبوت:۔ صوفیائے کرام نے عشق کا لفظ اور عشق و محبت کی دوسری اصطلاحات عشق مجازی سے لی ہیں اور اسے عشق حقیقی کے لئے معیار اور نمونہ بنایا ہے۔ کیونکہ جو کچھ عشق مجازی میں ہوتا ہے وہی کچھ عشق حقیقی میں ہوتا ہے

پس خدا تعالیٰ سے بے غرض اور بے فائدہ محبت کرنے کا مسئلہ عشق مجازی سے حل ہو سکتا ہے۔ اب ظاہر ہے اور سب جانتے ہیں کہ مجازی عاشق عورت سے بے غرض محبت نہیں کرتا بلکہ اس سے جسمانی لذت کا طالب ہوتا ہے۔ اگر عورت سے اسے کچھ غرض نہ ہوتی تو اپنے گھر میں بیٹھا رہتا اور اس کے قرب کا طالب نہ ہوتا۔ اور صرف منہ سے کہتا رہتا کہ میں اس عورت کا عاشق ہوں۔ اگر کوئی اس سے پوچھتا کہ کیا تم نے اس عورت سے شادی کرنی ہے تو کہتا کہ ہرگز نہیں۔ میں صرف عاشق ہوں مگر برخلاف اس کے وہ ہر وقت اس کوشش میں ہوتا ہے کہ اس عورت سے شادی ہو جائے اور شادی کی خواہش یقیناً جسمانی لذت حاصل کرنے کے لئے ہے۔ غرض محبت یقیناً فائدہ حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے

سولھواں ثبوت:۔ ایک حدیث قدسی میں خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو خزانہ بتایا ہے۔ اور خزانہ اسے کہتے ہیں جس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ چنانچہ فرمایا کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ یعنے میں ایک خزانہ ہوں جو بالکل پوشیدہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ میرا خزانہ ہونا یعنے میرا مفید ہونا ظاہر ہو جائے سو میں نے انسان جیسی چیز پیدا کی جو میری تمام صفات کو پہچان کر اور میری صفات سے فائدہ حاصل کر کے معلوم کر لیتا ہے کہ میں خزانہ ہوں یعنے مفید چیز ہوں۔ انسان کے سوا دوسری کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے پہچان سکے۔ چنانچہ جانوروں کو خدا تعالیٰ کا علم نہیں۔

پس چونکہ خدا تعالیٰ خزانہ ہے اور خزانہ مفید ہوا کرتا ہے اور محبت اسی جگہ ہوتی ہے جہاں سے فائدہ حاصل ہو۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ سے محبت فائدہ کی بناء پر ہوا کرتی ہے نہ کہ بے فائدہ واضح ہو کہ خزانہ میں اور پتھروں کے ڈھیر میں یہ فرق ہے کہ خزانہ مفید ہوتا ہے اور پتھروں کا ڈھیر مفید نہیں ہوتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس حدیث قدسی میں اپنے آپ کو خزانہ فرمایا ہے۔ پتھروں کا ڈھیر نہیں فرمایا۔ مگر فیج اعوج کے لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے فائدہ حاصل نہ کرو۔ پس ان لوگوں کا یہ مذہب اس حدیث شریف کے مخالف ہے۔ کیونکہ یہ لوگ خزانہ سے فائدہ حاصل نہیں کرتے اور جس خزانہ سے فائدہ حاصل نہ کیا جائے اس میں اور پتھروں کے ڈھیر میں کیا فرق ہے مشہور مصرع ہے کہ:۔

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

(باقی)

زکوٰۃ کا امام وقت کے پاس آنا ضروری ہے

اسلام نے زکوٰۃ کا فریضہ انفرادی نہیں بلکہ جماعتی قرار دیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی مسلمان از خود زکوٰۃ کو اپنی منشاء کے مطابق تصرف میں نہیں لا سکتا بلکہ اسلامی بیت المال میں پہنچانا اس کا فرض ہے اور امام وقت کی ہدایات کے مطابق زکوٰۃ کا تقسیم کیا جانا ضروری ہے۔ سب مقامات کی زکوٰۃ مرکز اسلام میں جمع ہونی چاہئے اور وہاں سے مستحقین میں تقسیم ہونی چاہئے۔ اس طریق اور نظام کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے ریاکاری اور احسان سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور زکوٰۃ لینے والے قوم کے افراد کے سامنے کسی رنگ میں شرمندہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ کوئی خاص فرد ان کو اپنے ذاتی مال سے یہ رقم نہیں دے رہا ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نظام یہ اموال انہیں تقسیم کرتا ہے اور کسی فرد شخصی دخل اس میں نہیں ہوتا اور زکوٰۃ لینے والے کو احساس شرمندگی اور اپنی لاچاری پہ افسوس سے محفوظ کرتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ کام کسی نظام کے ماتحت ہو۔ اس لئے مقرر کردہ نظام سے ہٹ کر زکوٰۃ ادا کرنے والے کی زکوٰۃ قبول نہیں ہوتی۔ پس ہر وہ شخص جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحب نصاب بنایا ہے عرض ہے کہ وہ زر زکوٰۃ اور مرکز بیت المال [illegible] ربوہ میں بھجوا کر اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو [illegible]۔

ناظر بیت المال

جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ کے کوائف

(از شیخ محمد الدین صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ربوہ)

(۱) الحمد للہ۔ کہ ماہ رمضان خیر و خوبی سے گذر گیا ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت درس القرآن اور تراویح کا خاطر خواہ انتظام رہا۔

درس القرآن کے آخر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے معوذتین کا درس دیا۔ اور خاتمہ درس پر ۲۹ رمضان المبارک کو بہت بڑے مجمع کے ساتھ جس میں مرد و عورتیں شامل تھیں لمبی دعا فرمائی۔ دعا سے قبل جناب امیر صاحب ربوہ نے اُن دوستوں کے متعلق خصوصیت سے دعا کی تحریک کی۔ جن کے خطوط اور تار آئے ہوئے تھے اسی طرح مبایعین سلسلہ اور درویشان قادیان حضرت امیر المومنین اور خاندان نبوت کے افراد کے لئے بھی خاص دعائیں کی گئیں۔

(۲) باوجودیکہ اس علاقہ میں سخت گرمی پڑتی ہے اور بارشیں کم ہوتی ہیں۔ لیکن رمضان المبارک کے مہینہ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بارش ہوتی رہی اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہی خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مہینہ ٹھنڈا گذرا اور روزہ داروں کو سہولت رہی۔

(۳) مکرم حافظ محمد یوسف صاحب نے تراویح میں سارا قرآن کریم سنایا اور خاتمہ قرآن کریم پر دعا کی گئی

(۴) ۲۸ جولائی کو مکرم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب امیر مقامی نے ۹ بجے نماز عید پڑھائی۔ ربوہ کے مردوں عورتوں کے علاوہ احمد نگر چنیوٹ وغیرہ سے بھی بعض احباب اور مستورات نماز عید میں شمولیت کے لئے پہنچ گئے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

(۵) مقامی انجمن احمدیہ کے زیر انتظام احباب ربوہ سے صدقۃ الفطر اور عید فنڈ جمع کیا گیا۔ صدقۃ الفطر کی رقم مبلغ -/۱۰۰ سے زائد تھی۔

مقامی انجمن کی استدعا پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کی رقم منظور فرمائی۔ جو مستحقین و غرباء میں مقامی انجمن نے تقسیم کی۔

اس وقت ربوہ کی آبادی لغفلہ ۸۰۰ نفوس سے تجاوز کر چکی ہے ۱۰۴ مکانات تیار ہو چکے ہیں۔ اور دو بازار جن میں ۲۲ دکانیں ہیں آباد ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ساکنین ربوہ کی ہر قسم کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔

(۷) نور ہسپتال کی عمارت بھی تیار ہو چکی ہے۔ اور مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس مع عملہ کام کر رہے ہیں۔ اہالیان ربوہ کے علاوہ بیرونی دیہات کے مریض بھی کافی تعداد میں آتے ہیں اور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(۸) صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے تقریباً جملہ دفاتر بھی ربوہ میں کھل گئے ہیں۔ اور ہر ایک دفتر میں باقاعدگی سے کام ہو رہا ہے۔

(۹) ربوہ میں لنگر خانہ اور مہمان خانہ کی عمارات بھی تیار ہو چکی ہیں۔ جہاں مہمانوں کے آرام و آسائش کے لئے خاطر خواہ انتظام ہے۔

(۱۰) اس وقت ربوہ میں تین حلقوں میں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ اور ایک مسجد جانب مشرق شفاخانہ کے قریب تیار ہو چکی ہے۔ جہاں جمعۃ الوداع اور عید الفطر کی نمازیں پڑھی گئیں۔ مکرم حضرت امیر صاحب مقامی اور مرزا سیف الرحمٰن صاحب فاروقی اس مسجد میں اعتکاف بھی بیٹھے

(۱۱) رمضان المبارک میں درس القرآن اور تعلیم القرآن کلاس کے لئے بیرونی جماعتوں سے بھی احباب اور مستورات تشریف لائیں اور مستفید ہوئیں۔

(۱۲) اہالیان ربوہ کی جانب سے مردوں اور عورتوں نے علیحدہ علیحدہ چندہ جمع کر کے مقامی انجمن کے زیر انتظام اپنے محبوب آقا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے پانچ بکرے بطور صدقہ ذبح کئے اور دعائیں کیں۔

(۱۳) ربوہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر محکمہ ریلوے نے ربوہ میں ڈی کلاس اسٹیشن منظور کر لیا ہے۔ جس کی عمارت کے عنقریب بننے کی توقع کی ہے۔ موجودہ اسٹیشن میں ابھی ٹیلیفون بھی لگ گیا ہے۔ جس سے بہت آرام ہو گیا ہے۔ محکمہ ریلوے کے اس اہتمام کے ہم بہت شکر گذار ہیں۔

(۱۴) ڈاکخانہ کی عمارت تیار ہو چکی ہے۔ اور ڈاکخانہ جلد کھلنے کے لئے نظارت امور عامہ کی طرف سے کوشش جاری ہے۔

(۱۵) فی الحال ربوہ میں تین ریل گاڑیاں آتی جاتی ہیں جس سے آنے جانے والے احباب کیلئے کافی سہولت ہے

(۱۶) شیریں پانی کے کئی نلکے ہیں۔ جہاں سے سقوں کے ذریعہ گھروں میں پانی پہنچانے کا انتظام بھی ہو گیا ہے ایسا ہی صفائی کا انتظام بھی بذریعہ خاکروبوں کے ہو گیا ہے

(۱۷) گذشتہ دنوں ربوہ میں جدید مکانات بوجہ بارش منہدم ہونیکی خبر بعض اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ جس میں کوئی صداقت نہ تھی محض افتراپردازی سے کام لیا گیا۔ دو تین مکانوں کو خفیف سا نقصان پہنچا تھا۔ جس کا فوری تدارک کیا گیا۔ اس کے بعد کئی ایک بارشیں ہوئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب مکانات محفوظ رہے ہیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے نقصان سے محفوظ رہیے۔

قدرت کا انتباہ!

(از مکرم شیخ عبد الحمید صاحب آبنالوی منڈی چوہڑکانہ)

صحرائے عرب سے ایک نور اٹھا۔ ریگستان عرب جسے صدیوں سے تہذیب و تمدن کے لحاظ سے دنیا سے منقطع کیا جا چکا تھا۔ زمانہ بھر کی نگاہوں کا مرکز بن گیا۔ جس وقت عبد المطلب کے پوتے کا نام محمد صلعم تجویز کیا جا رہا تھا۔ مصور فطرت دنیا کے نقشے میں ایک نیا رنگ بھر رہا تھا۔ قدرت اقوام عالم کی رہنمائی عرب کے صحرا نشین بدوؤں کو سونپ رہی تھی۔ مورخ تاریخ عالم کا ایک نیا باب اُلٹ رہا تھا غلامی اور جہالت کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی مجروح انسانیت کو حریت۔ اخوت اور مساوات کا سبق دیا جا رہا تھا

عرب کے صحرا نشین لات و عزیٰ کو توڑ کر اُٹھے اور دنیا پر رحمت کی گھٹا بن کر چھا گئے۔ عرب تہذیب و تمدن کا گہوارہ بن گیا تھا۔ دنیائے عالم کے باغ میں انہوں نے اپنے خون سے صلح و امن کے درخت کی آبیاری کی۔ فساد کی جڑوں کو کاٹا۔ کفر کے سائے کی تاریکیاں دوپہر کے سائے کی طرح سمٹنا شروع ہو گئیں۔ قیصر و کسریٰ کے استبداد کے محل مسمار ہو چکے تھے۔ کوہ البرز اور افریقہ کے تپتے ہوئے ریگستانوں میں غازیان اسلام کا جھنڈا عجب بہار دکھا رہا تھا۔ عربی گھوڑوں کے آگے زمین سمٹنی شروع ہو گئی۔

قدرت نے ریگ عرب کو تاروں کی چمک عطا کی اور صحرائے عرب کا نور دنیا کے تاریک ترین گوشوں میں پھیل گیا۔ اب مہذب دنیا کو عرب کے صحرا نشینوں کو ہی استاد ماننا پڑا۔ کیونکہ قرون اولےٰ کے مجاہدین کے اندر ذوق شہادت مچل رہا تھا۔ اُن کے اندر صحیح جذبۂ ایمان موجود تھا۔ انہیں زندگی کے اہم ترین مقصد کا راز معلوم ہو چکا تھا۔

ساڑھے تیرہ سو برس (۱۳۵۰) کے اندر جب بھی مسلمان ڈگمگائے۔ انہیں ہوشیار اور خبردار کرنے کے لئے کئی ایک انقلاب آئے۔ اسی طرح گذشتہ انقلاب بھی مسلمانوں کے لئے قیامت۔ ہلاکت و بربادی کی گھڑی بن کر آیا۔ خدھائے ذو المنن نے مسلمانوں کو انتباہ کرنے کے لئے تاریخ عالم میں ایک اور نئے باب کا اضافہ کیا۔ مسلمانوں نے زندگی کے اہم ترین مقصد کو نظر انداز کر ڈالا تھا۔ غیر مسلم اقوام کے ہاتھوں عالم اسلام کی عبرتناک تباہی مقدر ہو چکی تھی۔ اُس عالم اسلام کی تباہی کا انتشار اور لامرکزیت کی آخری حد تک پہنچ چکا تھا۔ مسلمان غفلت کی نیند میں مدہوش تھے۔ احکام الٰہی پر عمل پیرا ہونے کی بجائے اُس کی تاویلیں گھڑنے کے عادی ہو چکے تھے۔ اگرچہ اسلاف کی تلواریں اب بھی موجود تھیں لیکن اسلاف کا ایمان مفقود ہو چکا تھا۔

حیات کا مذاق اُڑانے والو! اس آندھی اور فرقہ وارانہ فسادات کو قدرت کی طرف سے انتباہ سمجھو۔ تم نے بغداد و مصر۔ بابل و نینوا کی ہلاکت کی داستانیں سُنی ہونگی۔ اُس دن سے ڈرو۔ جب کہ مستقبل کا سیاح ماضی کے کھنڈرات کو دیکھ کر یہ کہے کہ کسی زمانہ میں اس ملک میں مسلمان حکمران تھے جن کے محل۔ باغات اور تعمیرات اُن کی تعمیری صلاحیتوں کی یادگار ہیں۔ خدا اور رسول کے احکام کی من مانی تاویلیں گھڑنا ہی تباہی کا موجب بن جاتا ہے۔

مسلمانو! تاریخ عالم اس بات کی شاہد ہے۔ کہ مسلمانوں کو کسی کی تلوار مغلوب نہ کر سکی۔ انہوں نے ہر لوہے کو اپنے لوہے سے کاٹا۔ اور مٹھی بھر افواج نے دشمنوں کی بے پناہ افواج کو گیدڑوں کی طرح بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

اب اس چیز کی ضرورت ہے۔ کہ ان میں وہ پہلا سا ایمانی جوش و خروش پیدا کیا جائے۔ قوم کے دامن پر بدبختی کی سیاہی آنسوؤں سے نہیں بلکہ خون سے دھوئی جاتی ہے

درخواست ہائے دعا

مجھے عرصہ ایک ماہ سے ہاتھ پاؤں کی تلیوں میں جلن کی سخت شکایت ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے صحت کلی عطا فرمائے۔ آمین (بیگم مرزا مبارک احمد ڈگری ضلع میرپور سندھ)

۲۔ میرا لڑکا لعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد احمد ثاقب پروفیسر جامعہ احمدیہ)

۳۔ مدرسہ احمدیہ کے ایک نوجوان اور مخلص طالب علم شیخ رشید احمد اسحٰق صاحب کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ جماعت کے اس نونہال کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد شفیع اشرف)

ولادت خاکسار کے ہاں اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶/۷/۴۹ لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو نیک۔ خادم احمدیت بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ (خاکسار علی محمد واقف زندگی دفتر وکیل الصنعت و الحرفت لاہور)

۲۔ محمد یوسف خان صاحب فیروز پوری کے ہاں ۲۵ جولائی ۴۹ء کو خدا تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کی عمر میں برکت ڈالے۔ اور دین و دنیا کے لئے موجب خیر و برکت ہو۔ (محمد حسین تشنہ سنوری ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول لاہور)

پاکستان میں گھریلو صنعتیں رائج کرنیکی ضرورت

ہمارا ملک پاکستان صنعتی طور پر بہت کمزور ہے ہم کچا مال سستی قیمت پر باہر بھیجتے ہیں اور تیار شدہ مال زیادہ داموں پر خریدتے ہیں اس طرح نہ صرف ہم خود اپنی صنعتی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ بلکہ ملک کا سرمایہ خام مال اور نقدی کی صورت میں باہر بھیج کر غیروں کو مضبوط بناتے ہیں۔

ہمیں اپنے ملک میں مال تیار کرنے کے لئے کارخانوں کی ضرورت ہے۔ مگر کارخانوں کے لئے بھاری مشینری حاصل کرنے کی اشد دقت ہے۔ کپڑے، کھانڈ سیمنٹ ہوائی اور بحری جہاز بنانے کے بڑے بڑے کارخانے قائم کرنا حکومت کا کام ہے یا اس کے لئے بڑے بڑے سرمایہ داروں کی مشترکہ کوشش کی ضرورت ہے ایسے کارخانے قائم کرنے کے لئے لمبا عرصہ درکار ہے۔

اس صورت حالات میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کو ترقی دیں اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ گھریلو صنعتوں میں نسبتاً کم سرمایہ کی ضرورت ہے

۲۔ مشینری جو ان صنعتوں میں استعمال ہوتی ہے وہ ہمیں آسانی سے دستیاب ہو سکتی ہے

۳۔ زیادہ فنی قابلیت و معلومات کی ضرورت نہیں جیسا کہ بڑی مشینری میں ہوتا ہے

گھریلو صنعتوں کے فوائد

۱۔ گھریلو صنعتوں کے فروغ سے کاشتکار طبقہ اور شہری آبادی کی آمدنی میں اضافہ ہوگا لوگ خوشحال ہو کر آسائش سے زندگی بسر کرنے لگ جائیں گے۔

۲۔ ملک کی آمدنی میں اضافہ ہو جائیگا۔

۳۔ بیرونی مانگ کم ہو جائے گی

۴۔ جو روپیہ بچے گا۔ اس سے ہم بھاری مشینری خرید سکیں گے۔

۵۔ جو نفع غیر ملک والے کماتے ہیں۔ وہ ملک میں ہی رہے گا اور یہی سرمایہ قومی مفاد میں لگایا جا سکے گا

۶۔ بیکاری نہیں پھیلے گی۔

۷۔ گھریلو صنعتوں کی ترقی سے ملک کی صنعت و حرفت گوشے گوشے میں پھیل جائے گی اس سے ایک تو ہر جگہ کے لوگ خوشحال ہونگے دوسرے جس ملک کی صنعت و حرفت بڑے بڑے شہروں یا ایک خاص علاقہ تک محدود ہو جنگ کی حالت میں دشمن ان شہروں یا علاقہ پر بمباری کر کے ملک کے صنعتی نظام کو درہم برہم کر دیتا ہے۔ اس کے خلاف اگر صنعت و حرفت تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہو، تو دشمن دانت پیس کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے سے ہمیں لڑائی کے وقت سہولت رہے گی۔

گھریلو صنعتیں کون کون سی ہیں؟

گھریلو صنعتیں پاکستان کے قریباً ہر شہر یا گاؤں میں شروع ہو سکتی ہیں، بعض صنعتیں خاص علاقوں سے مخصوص ہوتی ہیں۔ مثلاً سلہٹ میں ایک خاص قسم کا بید پیدا ہوتا ہے، جس سے عمدہ چٹائیاں تیار ہوتی ہیں بعض صنعتیں ایسی ہیں جنہیں شہروں میں شروع کرنے سے آسانی رہتی ہے اور بعض ایسی ہیں جو دیہات میں زیادہ آسانی سے فروغ پا سکتی ہیں۔ ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ درج کی جاتی ہے

شہری صنعتیں

کچے چمڑے اور کھالوں کی رنگائی۔ حیوانات کے چمڑے اور بالوں سے کمبل اور قالین بنانا، ہڈی کی کھاد تیار کرنا۔ تیل خوشبو اور صابن بنانے کے کارخانے، جرابیں، بنیان وغیرہ کے کارخانے چوڑی سازی کے کارخانے، مختلف دھاتوں کے برتن۔ زرعی آلات تیار کرنا، رنگائی کے کارخانے بیجوں سے تیل نکالنا، کلف سازی، وارنش اور بوٹ پالش بنانا، لکھنے کی مہروں کی سیاہی تیار کرنا قفل سازی تلوار، چاقو اور چھریاں تیار کرنا ڈاکٹری اور جراحی کے اوزار تیار کرنا۔ قلم کی نب۔ سینے کی سوئیاں تیار کرنا، چاک اور پنسلیں تیار کرنا وغیرہ

دیہاتی صنعتیں

سوت اور اون کی کتائی۔ کھدر۔ بافی۔ دری اور کھیس کی بنائی۔ اونی کمبل کی تیاری، نواڑ بافی دھاگا تیار کرنا، بوٹوں کے تسمے بنانا۔ بانس اور شہتوت کے ٹوکرے ٹوکریاں بنانا، ٹرے باسکٹ اور دوسری استعمال کی چیزیں بنانا مونج اور سن کا بان بٹنا۔ مونج کی کوچیاں تیار کرنا۔ سن کے ٹاٹ اور رسیاں بنانا، لکڑی کا سامان اور کھلونے تیار کرنا اور مٹی کے برتن بنانا جنگل کی پیداوار مثلاً لاکھ، شہد، گوند، اور ادویات جمع کرنا شہد کی مکھی اور بھیڑ بکری پالنا۔

ترکاریاں اور ساگ خشک کرنا، اچار، چٹنی اور مربے بنانا۔ کھجور، تاڑ اور سرکنڈے کے پنکھے بنانا، بانس اور گندم کی ناڑ کی چنگیریں بنانا آزار بند بننا پراندے اور چوٹیاں تیار کرنا۔ تار کے چھینکے اور ٹوکریاں بنانا صابن اور خوشبودار تیل وغیرہ کی صنعتوں کو فروغ دینا مرغی پالنا اور انڈوں کی تجارت کرنا

گھریلو صنعتوں کی ترقی

ہم سب کو گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہیئے، اس سلسلے میں کچھ ذمہ داریاں حکومت پر عائد ہوتی ہیں اور کچھ ہم پر۔

حکومت کے فرائض

۱۔ گھریلو صنعتیں جاری کرنے کے لئے عوام کو قرضہ حسنہ کے طور پر سرمایہ فراہم کرے

۲۔ گھریلو صنعتوں کو کامیاب بنانے کے لئے عوام کو فنی معلومات اور مشورے دینے اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے درسگاہوں کا انتظام کرے۔

۳۔ ریلوے گھریلو مصنوعات کی نقل و حرکت پر کم کرایہ وصول کرے۔

۴۔ حکومت گھریلو مصنوعات کی کھپت کے لئے آسانیاں مہیا کرے اگر ہو سکے تو خرید و فروخت کے لئے خاص منڈیوں کا انتظام کرے۔

۵۔ حکومت اپنی ضروریات کی چیزیں مثلاً سرکاری دفاتر میں سٹیشنری وغیرہ اپنے ملک کی استعمال کرے۔

۶۔ گھریلو صنعتوں کے کارخانے کو فیکٹری ایکٹ میں لے لے یا ایک نیا ایکٹ بنائے جس کے ماتحت ایسے کارخانے کام کریں تاکہ نظام میں خرابیاں پیدا نہ ہوں۔

۷۔ ایسے اقدام اٹھائے کہ بیرونی ممالک کی ساختہ چیزوں سے مقابلہ میں انھیں نقصان نہ پہنچے۔

۸۔ گھریلو صنعتوں کو رائج کرنے کا وسیع پیمانہ ۲۵ پر پروپیگنڈا کرے۔ اور اہم اور بڑے بڑے مقامات پر نمائشیں منعقد کرے۔

(از ہماری اقتصادی ترقی شائع کردہ مجلس تعمیر ملت لاہور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۵۳۷:- میں لال دین ولد تاجدین صاحب عمر ۲۲ سال ساکن شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۴۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کر دل۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت یہ جس قدر متروکہ ثابت ہوگا اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی المرقوم:- قاضی عبدالوحید العبد:- دستخط لال دین موصی گواہ شد:- قاضی عبدالوحید

دیہاتی مبلغ شیخوپورہ۔ گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۵۳۹ میں نواب بیگم زوجہ رحیم بخش صاحب عمر ۵۴ سال سکنہ شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر جو کہ بذمہ خاوند ہے -/۱۰۰ روپیہ ہے اور کانٹے طلائی -/۱۰۰ روپے کے یہ کل میزان -/۲۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی المرقوم:- رحیم بخش الامتہ:- نشان انگوٹھا نواب بیگم موصی گواہ شد:- رحیم بخش خاوند موصیہ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۵۴۲ میں عظیم قادر ولد برکت علی صاحب مرحوم عمر ۲۴ سال ساکن سانگلاہل منڈی ڈاکخانہ خاص شہر ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۴۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی العبد:- عظیم قادر مہاجر بقلم خود موصی سانگلاہل۔

گواہ شد:- اختر حسین مہاجر ماڑی راسئے کی

گواہ شد:- سید ولایت سیکرٹری وصایا

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۵۴۴:۔ میں خورشید بیگم زوجہ مرزا بشیر احمد صاحب عمر ۲۳ سال ساکن حال بنوں شہر ضلع بنوں صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ $\frac{1}{48}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ سوائے حق مہر مبلغ مبلغ -/۱۲۰۰ بارہ صد روپیہ کے جو کہ بذمہ خاوند مرزا بشیر احمد صاحب واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ زیورات اندازاً ۱۴ $\frac{1}{2}$ تولے ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ کڑے طلائی پانچ تولے۔ ہار ساڑھے تین تولے۔ جھومر دو تولے۔ سنگار پٹی دو تولے کانٹے ایک تولہ۔ انگوٹھی نصف تولہ بالیاں نصف تولہ یہ تمام زیور قیمتی اندازاً ساڑھے چودہ سو روپیہ ہے۔ اور معہ مہر -/۲۶۵۰ روپے ہے۔ $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ میرا منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہوگا۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ العبد خورشید بیگم بقلم خود ساکن حال بنوں ۲۴ $\frac{1}{48}$ گواہ شد۔ مرزا بشیر احمد خاوند موصیہ

وصیت ۱۱۶۴۲:۔ میں محمد صادق درویش ولد دریام الدین صاحب عمر ۲۰ سال ساکن ننگل باغبانان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ $\frac{1}{48}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد زرعی اراضی ایک گھماؤں ملکیتی موضع ننگل باغبان ہے۔ اور ایک مکان خام اب فساد کی وجہ سے میرے قبضہ سے نکل گیا ہے۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ بعد کوئی جائداد نہیں۔ صرف صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بطور عطیہ -/-/۵ روپے ملتے ہیں۔ ان سے چندہ بموجب وصیت ادا کرتا ہوں گا۔ اور جو جائداد یا آمد پیدا کروں۔ ان سے بھی ان کے مطابق حصہ وصیت ادا کرتا ہوں گا اور آمد میں تغیر و تبدل ہونے کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ اور یہ میرے وفات کے وقت جس قدر جائداد ہو۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد صادق موصی مذکور گواہ شد:۔ جلال الدین ولد رحیم بخش صاحب قوم ارائیں گواہ شد:۔ چوہدری محمد طفیل درمیمی ۸۳۹ درویش ۵۶

وصیت ۱۱۶۵۱:۔ میں نور احمد ولد علی گوہر صاحب عمر ۴۰ سال ساکن حال ۲۹۷ ڈاکخانہ گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ $\frac{11}{48}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ سابقہ جائداد مشرقی پنجاب میں چلی گئی ہے۔ اراضی تقریباً ۲۰ گھماؤں واقعہ مذکورہ بالا میں بلا شرکت غیرے تھی۔ اراضی مرہونہ بعوض مبلغ -/۳۰۰۰ روپیہ تھی۔ اب میرا گذارہ سالانہ آمدنی از زمینداری -/۵۴۰ روپیہ ہے۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر مشرقی پنجاب والی اراضی واپس ملی۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آمد کی کمی و بیشی کے متعلق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نور احمد ولد چوہدری علی گوہر چک ۲۹۷ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ مذکور گواہ شد:۔ رحمت اللہ ولد حبیب اللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ ۲۹۷ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ محمد امین شاہ بقلم خود دیہاتی مبلغ حلقہ کتھو والی چک ۳۱۲ ضلع لائلپور

وصیت ۱۱۶۶۰:۔ میں محمد صادق ولد محمد اسمعیل صاحب عمر ۲۵ سال ساکن حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ $\frac{7}{48}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد صرف ایک دستی گھڑی ہے۔ جس کی قیمت مالیتی ۱۲۰ ہے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ فرض اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت (سے) روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد صادق۔ گواہ شد:۔ سید الممالک خان مبلغ سلسلہ گواہ شد:۔ محمد امام نوری

وصیت ۱۱۶۶۱:۔ میں محمد شمس الدین ولد محمد اسمعیل صاحب عمر ۲۳ سال ساکن حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ $\frac{7}{48}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد (ما) روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد شمس الدین۔ گواہ شد محمد نور الدین برادر موصی گواہ شد محمد امام نوری۔

مدراس ملک الشعراء کا خطاب دے گا

مدراس ۱۳ راگست۔ تامل۔ تلگو۔ ملایالم کانند اور سنسکرت شعراء کو ملک الشعراء کا خطاب دینے کی تاریخ ۱۴ راگست مقرر کی گئی ہے اور مدراس کے گورنر مہاراجہ بھاونگر مہاراجہ جی حال میں دربار منعقد کریں گے۔ آزادی کے بعد پہلا موقع ہے جب کہ دربار منعقد کیا جا رہا ہے۔ اور مدراس ہی صرف ایسا صوبہ ہے جہاں ہندوستانی زبانوں کے شعراء کے لئے ملک الشعراء کا خطاب دیا جائیگا پچھلے سال مدراس کی حکومت نے تامل تلگو ملایالم کانند اور سنسکرت شعراء کے لئے ملک الشعراء کے ۵ خطاب منظور کئے تھے سب کے سب پانچ ملک الشعراء کا خطاب ۵ سال کے لئے ہوگا۔ اس کی ابتدا اس سال سے ہوگی اور ہر ایک شاعر کو ایک ہزار روپے سالانہ وظیفہ ملا کرے گا۔ (اسٹار)

قاہرہ سے لیبر وفد لندن جائے گا

قاہرہ ۱۲ راگست۔ حکومت مصر لیبر وفد لندن بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ وفد پانچ مزدوروں پر مشتمل ہوگا۔ جو چھ ماہ تک برطانوی کارخانوں کا دورہ کریں گے۔ (اسٹار)

امریکہ میں برطانوی پارچہ جات فروخت کرنے کی اسکیم

لندن ۱۳ راگست سابق گارڈز کے میجر مسٹر جوسلین ہمبرو نے امریکہ میں برطانوی پارچہ جات کو زیادہ تعداد میں مقابلتاً ارزاں نرخ پر فروخت کرنے کی ایک اسکیم تیار کی ہے۔ میڈیسن ایونیو نیویارک میں ایک نمونہ گھر کھولا گیا ہے۔ اس مرکز سے ساحل بساحل فروخت کرنے والی جماعت کام کرے گی۔ برطانوی پارچہ جات بلا واسطہ خردہ فروشوں کے ہاتھ فروخت کئے جائیں گے۔ اس طرح پر یہ دہ سو فیصدی کمیشن کم ہو جائے گا جو امریکی دلال لیتے ہیں۔ اس طرح سے جو برطانوی کپڑا اسے دس شلنگ فی گز کے حساب سے آئیگا۔ وہ امریکی خوردہ فروشوں کے ہاتھ ۲۵ اور ۳۰ شلنگ فی گز کے حساب سے فروخت کیا جا سکیگا آجکل یہ کپڑا ۲۱۵ شلنگ فی گز کے حساب سے فروخت کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

ڈالر کے علاقوں سے درآمد میں کمی

دولتِ مشترکہ کی حکومتیں برطانیہ کو مطلع کریں گی

لنڈن ۳ اگست "نیوز کرانیکل" کے سیاسی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ دولت مشترکہ کی حکومتیں وسط اگست تک برطانیہ کو بتادینے کا منصوبہ کر رہی ہیں کہ وہ لنڈن کانفرنس میں وعدے کے مطابق ڈالر کے علاقوں سے درآمد میں کیا کمی کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ دفتر خزانہ میں ان کا مطالعہ کیا جائے گا تاکہ جب وزیر خزانہ سر اسٹیفرڈ کرپس ماہ ستمبر میں امریکہ جائیں تو وہ ہمارے اسٹرلنگ علاقہ میں ڈالر کی پوزیشن سے واقف ہوں۔ لنڈن میں ان طریقوں پر غور کیا جا رہا ہے جن سے دولت مشترکہ کے اندر معاشی امور پر قریبی صلاح و مشورہ کیا جا سکے۔

ممکن ہے کوئی سرکاری ادارہ قائم ہو جائے۔ لیکن اس بات کی بہت کم توقع ہے کہ یہ ادارہ ایک مستقل دولت مشترکہ کے معاشی دفتر کی صورت اختیار کرے گا۔ (اسٹار)

بلوچستان میں شدید بارش

کوئٹہ ۳ اگست۔ بلوچستان کے تمام حصوں سے شدید بارش کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ صوبے میں کرنیں ہیں۔ نالے اور دریا پانی سے لبریز ہو گئے ہیں۔ کل شام تیز بارش کے بعد یہاں کا غیر معمولی گرم موسم بہت خوشگوار ہو گیا۔ اس بات کا ڈر ہے کہ گو یہ بارش فصل کیلئے فائدہ مند ہو گی۔ لیکن کوئٹہ اور اس کے قرب و جوار کے انگور کے باغات کو نقصان پہنچے گا (اسٹار)

عرب لیگ پاکستان کیساتھ تعلقات پر غور کرے گی!

قاہرہ ۲ اگست کہا جاتا ہے کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس کے لئے بارہ نکات پر مشتمل جو ایجنڈا تیار کیا گیا ہے۔ اس میں مشرقی مملکتوں کے ساتھ خصوصاً پاکستان اور ترکی کے ساتھ عرب ممالک کے آئندہ تعلقات خاص پر زیر بحث لائے جائیں گے۔

زیادہ تر عرب ممالک نے جو عرب لیگ کے رکن ہیں ایجنڈے کے لئے مشورے بھیجے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان میں عرب مہاجرین اور فلسطین کا مسئلہ، عرب ریاستوں میں کشیدہ تعلقات لیگ کے دستور پر نظر ثانی، عربیا کے اتحاد کی اسکیم کا سوال اور ایک عرب لیگ بنک کے قیام کے مسائل شامل ہیں۔ (اسٹار)

شام کا نیا جمہوری دستور

خواتین کو ووٹ کا حق، مفت تعلیم اور مذہبی آزادی

دمشق ۳ اگست شامی دستور بنانے والے ایک مشہور مصری ماہر قوانین سنہوری پاشا نے آج انکشاف کیا کہ خواتین کو ووٹ دینے کا حق مفت تعلیم اور مکمل آزادی مذہب شام کے نئے دستور کی اہم شقیں ہیں۔ شام کا نیا دستور جو کہ کرنل حسنی الزعیم کے برسر اقتدار آنے کے وقت سے بنایا جا رہا تھا۔ اسمیں مندرجہ ذیل اہم باتیں ہیں (۱) تمام اختیارات کا منبع ملکی حکومت ہے (۲) کابینہ مجلس قانون کے ممبروں کے سامنے جوابدہ ہوگا ارکان مجلس کابینہ کو مستعفی ہونے یا ان پر سوالات کرنے کے مجاز ہوں گے (۳) جو وزراء دستور کی خلاف ورزی کریں گے ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لئے ممبران مجلس کو اختیار ہوگا کہ وہ ایک اعلیٰ عدالت بنائیں (۴) عورتوں کو ووٹ دینے کا حق ہوگا اور ووٹنگ خفیہ ہوگی (۵) حکومت آزادی تقریر اور اسمبلی کے حق کو بنیادی طور پر تسلیم کریگی۔ (۶) حکومت مفت تعلیم کے فریضے کو منظور کرتی ہے (۷) مذاہب کا احترام کیا جائیگا۔

سنہوری پاشا نے کہا مجوزہ دستور کی بنیاد معاشرتی آزادی کے اصول پر قائم ہے۔ اور میرے خیال میں ایک جمہوری حکومت کے لئے یہ حقیقی بنیادی اصول ہے۔ جس میں کہ عوام خود حکومت کریں۔

(اسٹار)

پاکستان اور افغانستان کے متعلق چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

لنڈن کے ایک اخبار کی غلط بیانی

لنڈن ۳ اگست۔ ابھی حال ہی میں لنڈن کے اخبار نے سر محمد ظفر اللہ وزیر خارجہ پاکستان کے ایک بیان کو غلط طور پر شائع کیا اور ان کی طرف یہ الفاظ منسوب کئے گئے کہ "اگر افغانستان نے اپنا موجودہ رویہ جاری رکھا تو دونوں ملکوں کے درمیان مسائل کو غیر دوستانہ طریق پر حل کیا جائے گا" یہاں اس غلط بیانی پر پاکستان کی تشویش کو پوری طرح سمجھا جا رہا ہے۔ خوش قسمتی سے یہ غلط بیانی صرف ایک اخبار نے کی جس سے اس کے غیر مصدقہ ہونے کا ثبوت خود مل گیا برطانوی اخبارات نے مجموعی حیثیت سے کابل کی اعصابی جنگ اور پاکستان کے مسائل کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے تبصرہ کیا ہے

افغانستان کے ساتھ اپنے اختلافات گفت و شنید کے ذریعہ طے کرنے کی پاکستان کی واضح خواہشات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا ہے۔ یہاں کے ذمہ دار حلقوں کا خیال ہے کہ افغانستان کو اس پروپیگنڈا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ بلکہ محض قبائلی علاقے کے استحکام کو خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

انتقال اقتدار سے پہلے سرحد پر امن قائم رکھنا برطانوی حکام کا پہلا کام تھا اور ان کے اس کام میں حکومت افغان نے ان کو دوستانہ اشتراک عمل سے کافی مدد دی تھی جس سے ان کو بھی کچھ فائدہ ہوا تھا۔ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اور بار بار زور دے کر کہ قبائل کے سلسلہ میں پاکستان کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انتقال اقتدار سے پہلے برطانیہ کو حاصل تھی اور یہ کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات سے بہت فائدہ ہو گا۔ (اسٹار)

نمونے کے طیارے

لنڈن ۳ اگست۔ دنیا کے بہت سے حصوں سے لوگ طیاروں کے نمونے بنا بنا کر برطانیہ لا رہے ہیں۔ تاکہ دنیا کے نمونے کے طیاروں کے سب سے بڑے مقابلے میں حصہ لیں۔ یہ طیارے پیٹرول سے نہیں چلتے یا تو بیٹری سے چلتے ہیں یا ریڈیو کے کنٹرول میں ہوتے ہیں

مقابلہ میں جیتنے والے کو ایک کپ انعام دیا جائے گا۔ برطانیہ نے اس کو چھ بار، امریکہ نے اس کو پانچ بار اور فرانس نے ایک بار جیتا ہے۔ (اسٹار)

قلات کے وزیر اعظم کا استعفیٰ منظور ہو گیا

کوئٹہ ۳ اگست۔ خان قلات نے اسٹار کو ایک ملاقات میں اس اطلاع کی تصدیق کر دی کہ انہوں نے وزیر اعظم قلات خان ظریف خان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ جب ان سے خان ظریف خان کے جانشین کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ابھی طے نہیں کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

ہوائی جہازوں کی خریداری میں وسیع انتخاب

لنڈن ۳ اگست۔ تقریباً ۵۰ قسم کے چھوٹے ہوائی جہاز امریکہ میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ ملک میں پرائیویٹ تاجروں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ ایک خریدار اپنی مرضی کے مطابق اپنے ہوائی جہاز کو منتخب کر سکتا ہے۔ جس کا وزن کہ ۲۰۰۰ پونڈ ہو گا یا کم از کم ۴۰۰ پونڈوں کا ہوائی جہاز منتخب کر سکتا ہے جس میں صرف ایک مسافر کی نشست ہوتی ہے

اگر خریدار تیز رفتار ہوائی جہاز کی خواہش رکھتا ہے تو اس کے لئے انتخاب کا دائرہ وسیع ہے اور ۱۸۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار والا جہاز خرید سکتا ہے۔ بہت سے جہاز ۲۴ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر سکتے ہیں اور چھوٹے ہوائی جہاز ۱۴ ہزار فٹ کی بلندی پر بھی پرواز کر سکتا ہے اور کئی جہاز ملتے ہیں۔ جن کی رفتار زیادہ ہے اور بلندی پر پرواز کر سکتے اور زیادہ ۔ ۔ ۔ خرید ے جا سکتے ہیں۔ (اسٹار)

پرتگال میں کمیونسٹوں کی سرگرمیاں

لیبن ۳ اگست۔ گو پرتگال میں ۱۹۲۶ء سے کمیونزم کو قانونی طور پر ناجائز قرار دیا ہے لیکن اب اخبار ۔ ۔ ۔ عوام کو اسکے داخل ہونے کے ذریعوں سے آگاہ کر رہے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ چند سرگرمیاں حال ہی میں دیکھی گئی ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ جماعت کی خفیہ رکنیت دس فیصدی مزدوروں پر مشتمل ہے خصوصاً جنوبی زراعتی صوبوں میں منتشر آبادی میں اسکے رکن زیادہ ہیں۔ (اسٹار)

روسی پادری روس کا جاسوس ہے

ویانا ۳ اگست یوگوسلاویہ کے سرکاری اخبار نے روس کے ایک کٹر عقیدے کے پادری پر الزام لگایا ہے کہ وہ روس کا جاسوس ہے وہ ان روسیوں میں شامل ہے جو یوگوسلاویہ میں رہتے ہیں اور جن کو سرکاری پولیس نے حال ہی میں گرفتار کیا ہے۔ (اسٹار)

کوئٹہ کے ملازمین کی ہڑتال نہ ہو گی

کوئٹہ ۳ اگست۔ وہ کمیٹی جس کو کوئٹہ انجینئرنگ سپلائی ورکرز کی جنہوں نے ہڑتال کر دینے کی دھمکی دی تھی شکایات کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ وہ ۷ اگست سے پہلے پہلے اپنی رپورٹ گورنر جنرل کے ایجنٹ کو پیش کر دے گی۔ کمیٹی کے مقرر کئے جانے پر ملازمین نے ایک ہفتہ کے لئے ہڑتال ملتوی کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)